
عمران سیریز ناول
ڈارک رووا
نورین خان

ناول

ڈارک رووا

نورین خان

عمران سیریز ناول ڈارک رووا

از: قلم۔نورین خان پشاور

"سردیوں کے دن تھے۔

"سخت جاڑا پڑ رہا تھا کوئی اپنے گھر سے بغیر ضرورت کے نہیں نکلتا تھا۔

تنویر، چوہان، کیپٹن خاور، لیفٹیننٹ صدیقی، اور سارجنٹ نعمانی اس سخت سردی میں پکنک منانے مری گئے ہوئے تھے۔"

" کیپٹن فیاض گھر پے بیٹھ بیٹھ کے بور ہو چکے تھے،

کئی دنوں سے عمران نے نہ اسکو فون کیا تھا اور نہ ملا تھا۔"

"وہ گھر سے اپنی پھٹیچر موٹر سائیکل پر نکلا اور سیدھا عمران کے فلیٹ یعنی اپنے گھر پہنچا جو اس نے مجبوری میں عمران کو دیا تھا۔"

حالانکہ اسکا دل بالکل نہیں چاہتا تھا۔"

سیلمان حسب معمول باورچی خانے کے کاموں میں مصروف تھا۔"

سلام صاحب!۔۔۔آپ چائے لینگے یا کافی؟

کچھ نہیں سیلمان۔۔۔میز پر پڑے اخبار کو اٹھاتے ہوئے۔

عمران کہاں ہے۔؟

"صاحب گھر پر نہیں ہے جناب۔"

تو پھر کہاں ہے عمران؟

میں بتا دونگا مگر آپ عمران صاحب کو نہیں بتائے گے ورنہ وہ پھر مجھے خرچہ نہیں دینگے۔"

"اچھا ٹھیک ہے پیارے سیلمان بتا بھی دو اب۔

عمران صاحب ایک ہفتے سے روز مویشی منڈی روزانہ جاتے ہیں۔"

"مویشی منڈی۔؟ مگر کس لئے حیرت ہے۔"

عیدالاضحٰی تو کافی دور ہے پھر عمران کا وہاں کیا کام ہے؟

مجھے نہیں پتہ۔۔۔آگے آپ خود جا کر دیکھ لیں۔ مجھے بہت کام ہے مارکیٹ جانا ہے سودہ خریدنا ہے۔"

اچھا ٹھیک ہے سیلمان چلو ساتھ نکلتے ہیں۔

تم مارکیٹ چلے جانا میں مویشی منڈی کا چکر لگاتا ہوں۔ میں ذرا سوئیٹر اور مفلر پہن لوں بڑی" سخت سردی ہے باہر سیلمان نے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے جلدی کرو۔

"عمران مویشی منڈی میں لکڑی کے ایک بینچ پر ٹانگیں لگائے بیٹھا ایک آدمی سے ہاتھ نچا نچا کر گفتگو کر رہا تھا،

دونوں فریقین میں سخت بحث ہو رہی تھی۔"

جس کے اردگرد سودے بازی کی آوازوں اور کھروں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔"

گھاس، چھڑے اور جانوروں کی خوشبو نے آس پاس کے ماحول کو بھر دیا،
جب وہ اپنے سامنے گدھوں کا جائزہ لے رہا تھا۔"اس کا دل جوش سے دھڑک رہا تھا۔
آج وہ دن تھا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا،
جس دن وہ ایک نہیں بلکہ دو گدھے خریدے گا۔
دور سے عمران نے کیپٹن فیاض کو آتے دیکھ لیا تھا۔
یہ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو عمران؟
"میں یہاں مجرا کرنے آیا ہوں تم سے مطلب؟
جناب قطب الدین صاحب!۔۔۔۔ یہ صاحب کون ہے؟
ارے جناب!۔۔۔ یہ صاحب سوپر فیاض ہے۔"
کون قطب الدین صاحب؟
چچا جی فیاض حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا؟
ارے جناب۔۔۔ یہی تو ہے قطب الدین صاحب تمھارے سامنے لکڑی کے بینچ پر بیٹھے ہوئے۔
تم یہاں کیا کرنے آئے ہو؟
ق۔۔ق۔۔۔طب۔۔۔تو بہ جو مشکل نام بھی ہے۔
قطب الدین صاحب۔۔۔سوپر فیاض۔"
مگر تم یہاں کیا کرنے آئے ہو اس سخت سردی میں؟
فیاض صاحب یہ مجھ سے گدھے خریدنے آئے ہیں۔
کیا کہا گدھے خریدنے؟
ہاں کیوں وہ بھی دو گدھے خریدوں گا۔
عمران نے ہمیشہ گدھے رکھنے کا خواب دیکھا تھا۔ وہ صرف اس کے لیے کہ گدھے بوجھ کے جانور نہیں ہیں؛
وہ تو مزیدار، صبر اور سادگی کی علامت ہوتے ہیں۔
لاحول ولاقوۃ۔۔۔
فیاض کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔
خدا تمھیں سمجھے آخر تم یہ کیا حمکات کر رہے ہو؟ ق۔۔ق۔۔طب الدین
کیا گدھے خریدنا حمکات ہے؟ سوپر فیاض۔"
آخر میں نے مہینوں کی بچت کی تھی، اپنے چھوٹے سے آفس میں دن رات کام کر کے،
کونسا آفس؟
وہی جس میں تم فیشن ایبل آنٹیوں کے طلاقیں کرواتے رہتے ہو؟
ہاں جی وہی آفس اور اب،
جب میرے ہاتھ میں پیسے ہونے کی وجہ سے،

آخر کار جب میں خریدنے کو برداشت کرسکتا ہوں۔عمران مسکرایا، گدھوں کو کاہلی سے چرتے ہوئے،
ان کے لمبے لمبے کان مروڑتے ہوئے اوران کی نرم بھوری آنکھیں نرم محبت سے بھری ہوئی دیکھ کر۔
دیکھو نہ سوپر فیاض کتنا پیارا گدھا ہے۔"
جب وہ بیچنے والے سے بات چیت کرر ہا تھا،
اس کے پیچھے سے ایک جانی پہچانی آواز آئی۔
"ہاہاہا! عمران تم یہاں کیا کرر ہے ہو؟
اس کے بچپن کے دوست پڑوسی مراد نے آواز دی اور چہرے پر دلفریب مسکراہٹ لیے اس کی طرف چل دیا۔
" گدھے خرید رہے ہو دوست؟ کیا تم سنجیدہ ہو؟"
عمران کھڑا ہوا، اس کا سینہ فخر سے پھول گیا۔ ''ہاں مراد، میں دو گدھے خرید رہا ہوں۔"
وہ بھی مضبوط، قابل اعتماد ہیں، اور ارد گرد

میری مدد کریں گے۔"
یہ سب سے بہترین فیصلہ ہے جو میں نے کیا ہے"!
مراد نے سر ہلاتے ہوئے قہقہہ لگایا۔
"لیکن گدھے کیوں؟ آپ گھوڑے، یا شاید کچھ مویشی خرید سکتے تھے۔"
ہر چیز کے بدلے گدھے کیوں؟"
عمران اپنے دوست کی باتوں پر غور کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے رکا۔
پھر بولا ان سے ملئے سوپر فیاض یہ میرے بچپن کے دوست اور پڑوسی بھی ہے مراد۔۔۔
ہم دونوں لندن میں پی۔ایچ۔ڈی کے طالب علم تھے۔
یہ بھی میری طرح۔۔۔۔۔
سمجھا کرو عمران نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔
یعنی آپ بھی سیکرٹ سروس کے اہلکار ہے؟
مراد صاحب۔۔۔۔۔
فلحال تو نہیں مگر شائد عنقریب جوائن کرلوں۔
ابھی میں کام کے سلسلے میں رشیا جارہا ہوں۔
شائد مستقبل میں جوائن کرلوں۔
بہت بہتر جناب فیاض نے جواب دیا۔
فیاض ہمیشہ پریکٹیکل تھا، ہمیشہ سب سے بڑی،
تیز ترین یا سب سے مہنگی چیز کی تلاش میں رہتا تھا۔"
لیکن عمران کا نقطہ نظر مختلف تھا۔۔

وہ جان بوجھ کر مسکرایا،
اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔
سو پر فیاض "میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت کیا سوچ رہے ہو۔؟
دیکھو تمھیں دیکھ کر مراد بھی بور ہو گیا اور وہ چلا گیا۔
فیاض کا غصے سے برا حال تھا مگر تم گدھے کیوں خرید رہے ہو؟
آخر کیوں۔
''تم نے دیکھا فیاض، گھوڑے اور مویشی تیز اور طاقتور ہیں،
ہاں۔ لیکن گدھوں میں کچھ خاص ہوتا ہے۔"
وہ شائستہ، صبر کرنے والے ہیں،
اور وہ آسانی سے ہار نہیں مانتے۔۔
وہ بغیر شکایت کے گھنٹوں کام کر سکتے ہیں۔
ایک گدھا بہت زیادہ عقلمند نظر نہیں آتا،
لیکن یہ وفادار، قابل بھروسہ ہے اور جانتا ہے کہ
اپنا وزن کیسے اٹھانا ہے، چاہے بوجھ ہی کیوں نہ ہو۔"
فیاض نے ابرو اٹھائی، بالکل یقین نہیں آیا۔
" کیا آپ واقعی انہیں اپنے طلاقوں والے دفتر کے ارد گرد سوار کرنے جا رہے ہو،
اپنا سامان ان کے ساتھ لے جا رہے ہو؟
تم جانتے ہو کہ وہ تیز دوڑ بھی نہیں سکتے،
ٹھیک ہے؟''
عمران ہنس دیا۔ "زندگی میں ہر چیز رفتار سے نہیں ہونی چاہیے، فیاض۔
کبھی کبھی، یہ برداشت کے بارے میں بھی ہوتا ہے.
یہ مشکل وقت میں مضبوط رہنے کے بارے میں ہے، چاہے ترقی کتنی ہی سست کیوں نہ ہو۔
یہ گدھے، وہ مجھے اس قسم کی زندگی کی یاد دلاتے ہیں جیسے میں چاہتا ہوں—
مستحکم، صبر اور زمین پر خوشی۔
کیا تمھیں گدھوں سے صبر اور زمین پر خوشی ملی گی۔؟ حیرت ہے۔
فیاض اپنے دوست کی باتوں پر غور کرتے ہوئے
خاموش ہو گیا۔
اس کے چہرے سے ہنسی غائب ہو گئی،
اس کی جگہ سوچے سمجھے تاثرات نے لے لی۔
اس نے کبھی گدھوں کے بارے میں اس طرح نہیں سوچا تھا۔

عمران ایک مسکراہٹ کے ساتھ پیسے دے کر بیچنے والے کی طرف متوجہ ہوا۔
"میں انہیں لے جاؤں گا۔
میرے دفتر کے لیے دو مضبوط گدھے۔
دیکھو سوپر فیاض بکری کے دودھ میں فلورین کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔
یہ ہڈی کی نشو ونما اور دانتوں کی نشو ونما کی مضبوطی کے لئے بیحد ضروری چیز ہے۔
آنکھوں کے باریک و نازک طبقوں کی پرورش کے لئے بھی ضروری ہے۔
دوسرا اہم جزو میگنشیم ہے جو بکری کے دودھ میں پایا جاتا ہے،
یہ عنصر ہڈیوں خصوصا ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط بناتا ہے اور اسکی کمی سے کبڑا پن اور ٹیڑھا پن پیدا ہوتا ہے۔
ہماری صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی مضبوطی کے بغیر زندگی بیلطف ہو جاتی ہے۔"
پاس ہی ایک کھڑا شخص عمران کی باتیں کافی غور سے سن رہا تھا،
اور وہ جلدی میں مول تول کرنے لگا کہ مجھے بس یہی بکری خریدنی ہے جتنے مرضی روپے لے لو۔
دیکھا سوپر فیاض کتنا عقل منداور دانش مند بندہ ہے۔"
میں جانتا ہوں ق۔۔ق۔۔قطب الدین کہ تم لندن میں سائنس کے طالب علم تھے۔"
مگر تم مویشی منڈی میں سائنس مت جھاڑو یہ غلط جگہ ہے۔
یہ بالکل بھی غلط جگہ نہیں ہے سوپر فیاض یہ بالکل ٹھیک جگہ ہے یہاں وافر مقدار میں بےحساب گدھے ملتے ہیں۔
یہی تو میری پسندیدہ جگہ ہے۔"
جیسے ہی گدھے اس کی طرف آ گئے،
عمران نے اطمینان کا گہرا احساس محسوس کیا۔ وہ صرف جانور نہیں خرید رہا تھا۔
بلکہ نہایت سنجیدہ تھا اس وقت۔
فیاض نے کچھ لمحے اسے دیکھا پھر دھیرے سے سر ہلایا۔
"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو عمران۔
شاید ان گدھوں میں اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا میں نے سمجھا۔"
عمران دو گدھوں کی لگامیں تھامے خوشی خوشی آگے چل رہا تھا۔
سوپر فیاض مجبوراً اسکے پیچھے چلنے رہا تھا اور عمران کو خوب گالیاں دے رہا تھا۔"
دل میں مجھے گالیاں مت دو سوپر فیاض" عمران کی آواز سنائی دی تیز تیز چلو میرے ساتھ۔"
میرے گدھے پریشان ہو رہے ہیں۔"
تھوڑا پیدل چلنے کے بعد عمران ایک حویلی کے قریب رکتے گیا۔
سامنے ایک جوان آیا غالبا اسکی اور عمران کی پہلے ہی جان پہچان تھی۔"
کہنے لگے ذہے نصیب قطب الدین صاحب ہمارے ڈھیرے پے آئے ہیں۔
واہ قطب الدین صاحب کیا عمدہ گدھا خریدا ہے۔
ایک دم چکاس۔"

فیاض حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا ویسے یہ چکاس کیا ہوتا ہے بھائی؟

چکاس کا مطلب ہے کہ زبردست گدھا خریدا ہے گدھے کہی کے۔۔

فیاض کے کان غصے سے سرخ ہو گئے مگر مصلحتن چھپ رہا۔"

اس برآمدے میں دو تین جوڑی بیل، چند بھینسیں اور دو اونٹ بندھے ہوئے تھے۔"

عمران نے بھی اپنے گدھے وہاں باندھ دیئے۔"

مجھے بہت سردی لگ رہی ہے ایک تو دسمبر کا مہینہ ہے اوپر سے قطب الدین صاحب کا دماغ ٹھکانے پر نہیں۔

چلے جائے گے ٹھکانے پر سوپر فیاض پریشان کیوں ہوتے ہو؟

جلدی کرو ایک تو کپڑوں سے مویشیوں کی بدبو آ رہی ہے اوپر سے میرا دل تنگ ہو رہا ہے۔

پہلے تم گھر جاؤ نہاؤ دھوو عمران لے بچے۔

خاموش۔۔۔چھپ میں قطب الدین یوں سمجھے۔

اچھا ٹھیک ہے چلو یہاں سے گدھے اپنے گھر پہنچ چکے ہیں۔

نہیں گدھے ابھی گھر نہیں پہنچے بلکہ اس وقت رستے پر کھڑے ہیں۔

یعنی تمھارا مطلب ہے کہ ہم گدھے ہیں؟

ہاں تو اور کیا۔۔اس میں برائی کیا ہے؟

خدا تجھے غارت کریں عمران۔۔۔

اچھا اچھا چلو چلتے ہیں مگر پہلے ہم نکڑ کی دوکان سے اخبار لیں گے تا کہ ہمیں پتہ چلے کہ آج کے دن ہمارے ملک میں کیا چل رہا ہے۔"

صحافت سے تمھیں کیوں دلچسپی ہو گئی ہے؟

وہ بھی اس ٹھٹرتی صبح میں۔۔

پیارے سوپر فیاض صحافت جھوٹ اور غلط بیانی پر مبنی نہیں ہوتی، جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ان کو بیکم وکاشت من وعن پیش کرنا چاہیئے، جو لوگ واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، وہ دراصل ذہنی نامردی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

زبان ہمیشہ پاکیزہ اور ستھری استعمال کیجئے گندہ ذہنی میں کبھی مبتلا نہ ہوئیے، اپنے مخالف پر اگر حملہ بھی کرنا ہو تو اسلامی اخلاق کی حدود کو ہمیشہ ملحوظ رکھئے۔

اور اس وقت میرے مخالف صرف تم ہو سوپر

فیاض۔اچھا چلو چلتے ہیں۔"

سلیمان میرا تولیا لاؤ ابھی نہانا ہے۔

صاحب دسمبر کی اس سردی میں کون کم بخت نہاتا ہے؟

میں نہاتا ہوں نہ جاؤ صابن اور شیمپو رکھ دو۔

صاحب شیمپو ختم ہو گیا ہے۔

میں تمھیں دیکھ لونگا سلیمان کے بچے۔

لاتا ہوں لاتا ہوں میں نے ایک بوتل اپنی لئے رکھی تھی پچھلے مہینے۔"

عمران واش روم چلا جاتا ہے نہانے۔
صاحب اپنے بال اچھی طرح خشک کریں ایسا نہ ہو سردی لگ جائے اور یہ کمبل بھی اوڑھ لیے۔
ایسے نہ بیٹھئے میں نے ہیٹر بھی جلالیا ہے۔
واہ پیارے سلیمان شاباش جاو میرے لئے ایک موٹی کتاب لاو پڑھنا چاہتا ہوں۔
اف میرے خدا۔۔۔
سلیمان کتاب لانے جاتا ہے۔
عدم نے کیا خوب کہا ہے۔۔
زندگی اک نصاب ہے ساقی
آدمی ایک کتاب ہے ساقی
صاحب کونسی کتاب پڑھنا پسند کرینگے؟
اردو کی ابتدائی نشو ونما میں صوفیائے کرام کا کام مولوی عبدالحق کی لکھی ہوئی۔۔
مل گئی صاحب لاتا ہوں۔۔
ویسے سلیمان آج پکایا کیا ہے؟
کچھ بھی نہیں بس ابھی آپکے لئے گرم گرم شامی کباب اور گرم بھاپ اڑاتی چائے بنائی ہے۔
واہ میرے عزیز خانساماں آج تو تم نے میرا دل جیت لیا۔"
وہ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:
جب تک آپ کے ہاتھ سے خیر تقسیم ہو رہی ہے، آپ کے اوپر زوال نہیں آ سکتا..
اب خیر کا مطلب کیا ہے:
ایک پلیٹ کھانا، کچھ پیسے، اچھا مشورہ، دکھ میں دلاسہ، مسکرا کر سلام کا جواب، بلا حسد مبارکباد، اور اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزیں جن سے مخلوق خدا میں خوشیاں بانٹی جا سکیں.
جزاک اللہ صاحب بڑی اچھی بات کہی آپ نے۔
ویسے صاحب آج مسلسل فیاض سر میرے موبائل پے فون کر رہے ہیں مجھے لگتا ہے کہ وہ مجھ سے کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں گھڑی گھڑی۔
میں جانتا ہوں سلیمان اسکا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ میری ٹوہ میں لگا ہوا ہے کہ میں نے گدھے کیوں خریدے ہیں۔
عمران نے یہ بات نہایت احمقانہ انداز میں کہی۔
سلیمان زور سے ہسنے لگا۔"
شہر سردی کی لپیٹ میں مکمل ڈوب چکا تھا سورج کی روشنی تو بس برائے نام ہی نکلتی تھی ورنہ ہر طرف دھند اور یخ بستہ طوفانی ہواوں نے پورے شہر کے لوگوں کو تنگ کر رکھا تھا۔
اس ہنگامہ خیز سردی میں عمران اپنی عادت کے مطابق گھر سے نکلا اور شہر کے مشہور رین بو ہوٹل میں جا کر ایک خالی میز کے پاس بیٹھ گیا۔"
اسی دوران ایک ویٹر ٹیبل کے پاس آیا اور نہایت مودب لہجے میں پوچھنے لگا صاحب آپ کیا لینگے؟
مینگو آئس کریم۔
ویٹر حیرت سے عمران کے چہرے کو دیکھنے لگا۔
کیوں بھئی مجھے گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو؟

کیا میں تمھیں سرکس کا بندر نظر آ رہا ہوں؟

ن۔۔۔ن۔۔۔نہیں سر میں تو بس۔۔

میں تو بس کیا۔؟

میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ آس ہلاکت خیز سردی میں مینگو آئس کریم؟

تو کیا ہوا یہ میری مرضی ہے۔

اچھا جاو ایک کپ چائے لے آو ساتھ میں سینڈوچ بھی ہو۔اور گرم گرم چکن سوپ بھی لاو۔"

اس بار ویٹر خوشی خوشی نوٹ کر کے چلا گیا۔"

ابھی عمران رسالہ پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک متوسط قد گورا گمٹا جوان خراماں خراماں ہوٹل میں داخل ہوا اس کی لمبی گھنی داڑھی اور سر پر ٹوپی تھی۔

اندر داخل ہونے کے بعد اس نے آس پاس کا اچھی طرح جائزہ لیا اور آتے ہی عمران کے پیچھے والی سائڈ ٹیبل کے پاس بیٹھ گیا۔

اس نے آتے ہی چلاتے ہوئے ویٹر کو پکارا جو اسکے پشت کے قریب ہی کھڑا تھا۔"

ایک پلیٹ بریانی، ایک پلیٹ سلاڈ اور کوفتے لاو۔

بیرا تیزی سے دوڑتا ہوا پھر واپس عمران کے پاس آیا سر آپ کچھ اور لینگے؟

نہیں میں کچھ نہیں لونگا البتہ ہاف ٹرے چائے لے آو۔ بیرا آرڈر لیکر فورا کیچن روم کیطرف گیا۔

ہوٹل میں اور بھی کئی لوگ گرم گرم چائے اور کافی کی مزیدار چسکیاں لے رہے تھے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

ہوٹل کے اندر دیواروں کے اندر ہی ہیٹر فکس تھے اور اندر موسم گرم تھا جبکہ باہر دسمبر کی یخ بستہ ٹھٹرتی ہوائیں چل رہی تھی۔"

بیرا ہاف ٹرے چائے جیسے ہی لایا تو عمران نے اسکا بل خود ادا کیا اور ایک کاغذ اس ٹرے میں رکھا اور بیرے کو کہا

کہ میرے پیچھے اس داڑھی والے کو میری طرف سے گرم چائے پیش کریں اور خود فورا ہوٹل سے نکل گئے۔"

داڑھی والے نے جیسے ہی چائے کا کپ اٹھایا تو نیچے چٹ پے لکھا تھا۔۔

مکرمی

سوپر فیاض امید ہے خیریت ہوگی۔

ویسے اتنی لمبی داڑھی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ جس سے میں بھی اچھی خاصی چلانگ لگا سکتا ہوں۔"

نہایت ہی گھٹیا میک اپ کیا ہے سوپر۔۔

نالائق۔۔

تمھارا اپنا علی عمران۔۔۔۔

فیاض نے پیغام پڑھتے ہی میز پے زور سے مکا مارا۔

خدا تجھے غارت کریں عمران۔"

میں ایک بار پھر تم سے ہار گیا۔

لیکن میں معلوم کر کے ہی رہوں گا آخر میں سراغ رسانی ڈیپارٹمنٹ کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ہوں کوئی عام انسان نہیں۔

خود کو تسلی دیتے ہوئے فیاض ہوٹل سے واپس جانے لگا۔"

باہر نکلتے ہی سرد ہواوں نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور کانپتے ہانپتے وہ گھر کی جانب واپس روانہ ہوا۔"

۔۔۔۔۔۔

صاحب اس سردی میں باہر مٹر گشتی کر کے آپکو کیا انعام ملا؟

چھپ کر گستاخ اپنے مالک سے چونچ لڑاتا ہے کم بخت۔"

چونچ تو نہیں لڑا رہا البتہ یہ بتائیے آخر آپ شادی

کیوں نہیں کرتے؟

پہلے تو روشی میم یہاں ہوتی تھی تو کھانا وغیرہ بنالیتی تھی اور اب وہ بھی کہی اور شفٹ ہوگئی ہے۔آخر آپکا کیا بنے گا؟

خوب بہت خوب سیلمان پیارے! اسکے علاوہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں اپنے گستاخ خانساماں کو؟

کچھ مت کہئیے بس جواب دیجیے۔

تو سنو کوئی لڑکی یا تو فیشن ایبل ہے۔"

کوئی امیر زادی ہے تو کوئی خانزادی ہے، کسی کو اپنی خوبصورتی پر غرور ہے تو کسی کو اپنی تعلیم کا گھمنڈ، کوئی نواب زادی ہے تو کوئی بدزبان ہے،

تو کوئی نافرمان ہے، تو کوئی پھوہڑ اور ناکارہ، کسی کو سسرال پہنچتے ہی حکومت کا شوق، تو کسی کو شوہر کی جیب کو صاف کرنے شوق غرض مکمل برائی بیوی کی ہی ہوتی ہے۔"

ہاں اچھائیاں بھی ہوتی ہوگی جیسے دیکھنے کے لئے مجھے موٹی عینک سر سلطان کیطرح لگانی پڑی گی۔"

صاحب آپکی باتیں میری سمجھ سے باہر ہے بہتر ہے مجھے جواب نہ ہی دیجئے۔"

سیلمان آٹھ کر واپس باورچی خانے چلا جاتا ہے۔

دن بھر کا تھکا ماندہ خاوند گھر آتا ہے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایک نرس نما بیوی مسکراتے ہوئے ہونٹوں کیساتھ اس کا استقبال کرے۔

مگر بیوی نے اسے دیکھتے ہوئے ہی سوالات کی بوچھاڑ کردی، یہ چیز کتنے کیبلائے؟ مہنگی ہے کیا؟ خراب ہے وغیرہ وغیرہ۔

بچوں، نوکروں یا پڑوسیوں کی شکایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ناول پڑھ رہی ہیں، سٹار پلس کے واہیات ڈرامے دیکھ رہی ہیں، کھانا پکانا جانتی نہیں۔

اب اس قسم کی بیویوں کو ایک حساس اور میرے جیسا معصوم احمق شوہر کب تک برداشت کرے گا؟

بتاؤ نہ پیارے سیلمان؟

صاحب یہ ساری بکواس آپ نے یقینی اس سوپر فیاض سے سنی ہوگی۔"

نہیں رے وہ تو خود جورو کا غلام ہے بن داس۔"

صاحب یہ باتیں چھوڑئے میز پر فون بج رہا ہے۔

اس فون کو میں ایک دن باہر گلی میں پھینک دونگا۔"

ہیلو علی عمران پی۔ایچ۔ڈی ان لندن فرام اپنے گھر

خود موجود از سپکینگ۔

سر اٹ از می ٹائیگر۔۔

ہاں بولو ٹائیگر کیا خبر ہے؟

باس! وہ اپنا پھیلا ہوا نکل گیا ہے اور وہی اڈے پے موجود ہے؟

کیا حکم ہے اسے گولی سے اڑا دوں؟

ارے نہیں بابا۔۔۔اور یہ تم اسے پھیلا ہوا کیوں کہتے ہوں؟

ٹائیگر: باس! اس کے پورے چہرے پر صرف ناک ہی ناک ہے پھیلی ہوئی ہے اس لئے۔

ہاہاہاہا اچھا یہ شوگران کے لوگ ایسے ہی چپٹی ناک والے ہوتے ہیں۔

خیر اس پر نظر رکھو اور آس پاس اپنے کارندے تعینات کر دو سب پر نظر رکھنا۔

میں ابھی نکل رہا ہوں۔اوور اینڈ آل۔

عمران فون کا رسیور رکھ دیتا ہے۔"

سلیمان میں باہر جا رہا ہوں اور خبر دار جو سوپر فیاض کو بتایا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

ٹھیک ہے جناب خیر سے جایئے مگر سوئیٹر اور جیکٹ پہن لیجئے دسمبر کی سردی جان لیوا ہے۔"

عمران شہر کے مصروف و معاروف فائیو سٹار ہوٹل میں داخل ہوا، جہاں ایک چینی شخص ویٹر کے ساتھ جھگڑ رہا تھا۔

عمران نے چینی شخص کو دیکھ کر اس کے پاس جا کر بیٹھا اور بات چیت شروع کی۔

عمران: " کیا مسئلہ ہے؟ آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟"

چینی شخص نے غصے میں کہا: "یہ ویٹر میری آرڈر کو صحیح طرح سے سمجھ نہیں رہا، مجھے وہی چیز چاہیے تھی جو میں نے مانگی تھی۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا: " کبھی کبھی ہمیں اپنے الفاظ کے انتخاب پر دھیان دینا چاہیے۔ہوسکتا ہے کہ زبان کا فرق ہو یا کوئی اور غلط فہمی ہو۔"

چینی شخص نے گہری سانس لی اور کہا: "شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

ویٹر کیا مسلہ ہے؟

مسلہ کیا ہے پورا گودام ہے مسائل کا جناب۔

یہ حضرت روز آتے ہیں اور ہم سے گدھے کی بریانی، گدھے کا سوپ، گدھے کے پائے مانگتا ہے۔

اب آپ خود بتائے جناب یہ ایک اسلامی ملک پاکشیا

ہے یہاں یہ سب نہیں پکتا۔

مگر یہ ہے کہ مانتے نہیں آج تو میں اسے نکال کے رہوں گا۔

نہیں نہیں وہ ایک غیر ملکی مہمان ہے اور پڑوسی ملک شوگران سے تعلق رکھتا ہے۔

عمران نے ویٹر کو مزید سمجھایا اور اس سے نرمی سے بات کی، جس سے مسئلہ حل ہوگیا اور فضا میں سکون آ گیا۔

عمران اب اس شوگرانی کے پاس گیا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔:

عمران چینی شخص کے ساتھ بیٹھا رہا اور بات جاری رکھی:

عمران: "دیکھیں، جناب کبھی کبھی ہم اپنے غصے کو قابو نہیں کر پاتے اور چھوٹے سے مسئلے کو بڑا بنا دیتے ہیں۔

اس ویٹر کا کوئی قصور نہیں ہے۔شاید وہ آپ کی بات پوری طرح نہیں سمجھ پا رہا ہو۔"

چینی شخص نے سر ہلایا اور کہا: "ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں۔میں نے تو فوراً غصہ کر لیا، لیکن میں نے اس کے جذبات کو نہیں سمجھا۔"

ویسے اگر میں غلط نہیں تو میں آپ سے پہلے بھی مل چکا ہوں کہی؟

عمران: "ہم سب انسان ہیں، زبان یا ثقافت کے فرق سے بعض اوقات باتیں غلط ہو جاتی ہیں۔اگر آپ نرمی سے بات کریں گے تو معاملات جلد حل ہو جائیں گے۔"

جی ہم پہلے نیٹ کیفے میں ملے تھے ایک ہفتہ پہلے آپ شائد کچھ سرچ کر رہے تھے نیٹ پر اس دن۔

چینی شخص نے ویٹر کی طرف دیکھا اور نرم لہجے میں کہا: "مجھے افسوس ہے، آپ نے میری بات کو غلط سمجھا۔آپ میرے لئے دوبارہ وہی آرڈر لے آئیں گے؟"

ویٹر مسکراتے ہوئے جواب دیا: "ضرور، جناب۔"

عمران نے چینی شخص کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا: "دیکھا، باتوں سے مسئلہ حل ہو گیا۔ کبھی کبھار بس تحمل اور نرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔"

چینی شخص نے شکریہ ادا کیا اور کہا: "آپ کا بہت شکر گزار ہوں، عمران صاحب۔ آپ نے میری سوچ بدل دی۔"

عمران نے مسکرا کر کہا: "کوئی بات نہیں، ہمیں ایک

دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔"

ویسے میرے پاس آپکے لئے ایک مزیدار تحفہ بھی ہے۔ مگر پہلے آپکو اپنا وعدہ پورا کرنا ہوگا۔

اچھا وہ وعدہ ضرور ضرور اگر اس بات سے آپکو فائدہ ملے تو اچھی بات ہے۔

آپ تو جانتے ہے میں سائیبر نیٹ کا ماہر ہوں میں یہاں پاکشیا ایک کمپنی کے اسرار پر آیا ہوں۔

کئی دن پہلے میں اپنے سپیشل کمپیوٹر پر کام کر رہا تھا تو میرے سوفٹویر نے ایک گمنام بندے کو پکڑ لیا جو پاکشیا میں ایک جگہ کی لوکیشن شو کر رہا تھا اور وہ مسلسل پاکشیا کی ایک حساس ادارے کی ویب سائٹ پر سائبر حملے کر رہا تھا۔

مجھے بہت حیرت ہوئی کہ آخر یہ بندہ کیوں ایک غیر قانونی کام کر رہا ہے؟

وہ شخص پانچ سائبر حملے کر چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ چھٹے حملے میں وہ بندہ حساس ادارے کی ویب سائٹ تک رسائی حاصل کر لے گا اور سب ڈیٹا حاصل کر لے گا۔

میں نے معلوم کر لیا ہے اس کا اکاونٹ ڈارک رووا کے نام سے شو ہو رہا ہے۔

باقی سب نامعلوم ہے۔"

یہ تو واقعی تشویش کی بات ہے مسٹر چن لی! ویسے شوگران کے لوگ ہمیشہ پاکشیا کا ساتھ دیتے ہیں۔

ویٹر میری جانب سے چن لی صاحب کے لئے چکن سوپ اور گرم گرم چائے لاو فورا۔

مسٹر چن لی میں نے آپکے لئے موٹے تازے اور صحت مند گدھے خرید رکھے ہیں آج شام تک آپکے گھر پہنچ جائے گے پھر آپکی مرضی۔

اچھا میں اجازت چاہتا ہوں۔

آج ویسے بھی دسمبر کا سرد دن تھا اور ہوٹل کے باہر تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔

عمران کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا، جہاں دن کے وقت بادلوں کی سیاہی میں بارش کی بوندیں تیزی سے زمین پر گر رہی تھیں،

اور ہوا میں رم جھم کی آواز آ رہی تھی۔ اس نے جیکٹ کو اپنے جسم کے قریب لپیٹ لیا اور مفلر اوڑھ لیا اور باہر نکلنے کا فیصلہ کیا۔

جیسے ہی عمران ہوٹل کے دروازے سے باہر نکلا، سرد ہوا کے بیرحم تھپیڑوں نے اس کا استقبال کیا۔ بارش کی بوندیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں

اور اس کے قدموں کے نیچے زمین کی مٹی کیچڑ کیطرح پھیل گئی تھی۔

وہ چند قدم چل کر سڑک کے کنارے آیا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظر فیاض پر پڑی، جو بارش میں بھیگتا ہوا آ رہا تھا۔

"سوپر فیاض؟" عمران نے جان بوجھ کر چونک کر کہا۔ تم میرا پیچھا مرتے دم تک کرو گے نہ؟

کیپٹن فیاض اس کے سامنے آیا اور اس کے چہرے پر ایک شرارتی سی مسکراہٹ تھی۔ اس کے کپڑے بھیگ چکے تھے اور اس کے بال گیلے ہو چکے تھے،

جیسے وہ بارش کی سردی کی شدت کو اپنے اندر جذب کر رہا ہو۔

سردی سے وہ کانپ رہا تھا۔"

"تم یہاں؟ اس وقت؟" عمران نے تعجب سے پوچھا۔

کچھ اپنے اوپر رحم ہی کر لیتے اس سردی میں آخر کیا ایسی مجبوری تھی؟

فیاض نے ہلکا سا سر ہلایا اور بولا، "ہاں، کچھ باتیں کرنی تھیں، عمران۔"

عمران نے فیاض حالت کو دیکھا، پھر خود کو بھیگتے ہوئے محسوس کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا دوست کچھ اہم باتیں کہنا چاہتا ہے، اور بارش میں کھڑا ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔

"چلیں، اندر چل کر بات کرتے ہیں، یہاں ٹھنڈ بہت ہے۔" عمران نے کہا۔

فیاض نے فوراً انکار کیا اور کہا، "نہیں، بس یہاں ٹھیک ہوں۔تم بتاؤ، کیا ہو رہا ہے؟"

عمران نے گہری سانس لی اور بارش میں گرتی بوندوں کی آواز سنی، جیسے ہر بوند ایک نیا سوال اور جواب بن کر زمین پر گر رہی ہو۔

نہیں سوپر فیاض چلو ہوٹل کے اندر گرم گرم چکن سوپ پیتے ہیں بل میں ادا کروں گا۔

آوں پریشان مت ہو۔

ہوٹل کے اندر جیسے ہی عمران واپس گئے ویٹر پھر سے دوڑ کر اسکے پاس گئے۔

ارے سر! آپ واپس آ گئے میں آپکی کیا خدمت کرسکتا ہوں؟

میرے لئے اور میرے دوست کے لئے گرم گرم چکن سوپ لاو شادی کی ٹریٹ دے رہا ہوں۔

ضرور سر ابھی لایا۔

عمران تم کب سدھروں گے؟ میری شادی کو تو

برسوں ہو گئے تم اب مجھے ٹریٹ دے رہے ہو؟

برسوں ہو یا پرسوں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بات دراصل یہ ہے سوپر فیاض کہ معاملہ بہت سیریس ہے اور حساس ادارے کے متعلق ہے تم خوامخوا میرا پیچھا کر کے خود کو تھکا رہے ہو۔

اچھا تو پہلے بتانا تھا نہ۔

ہیلو مسٹر ہاوڈو یوڈو؟

وہ شوگران کے چن لی فیاض کو دیکھ کر بولے۔

سوپر فیاض ان سے ملئے یہ میرے دوست چن لی ہے شوگران سے ان کی بدولت مجھے اہم خبر ملی ہے، یہ ٹیکنالوجی کے دنیا کے ماہر مانے جاتے ہیں۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر چن لی۔

مجھے کیپٹن فیاض کہتے ہیں سپرنٹنڈنٹ آف سراغ رسانی ڈیپارٹمنٹ آف پاکشیا۔

آپ سوپ پینا پسند کرینگے؟

نہیں مسٹر فیاض میں بس جا رہا تھا میں لنچ کر چکا ہوں۔آپکا شکریہ اور چن لی ہوٹل سے چلے جاتے ہیں۔جبکہ باہر زور کی بارش ہو رہی ہوتی ہے۔

اچھا اب سمجھا تو وہ گدھے تم نے اس چپٹے ناک والے کے لئے خریدے تھے۔"

تم بھی کیا چیز ہو عمران، تمھیں خدا سمجھے۔

اچھا جلدی جلدی سوپ ختم کرو مجھے سر سلطان کے دفتر ابھی کے ابھی جانا ہے۔

اتنی جلدی کیوں ہے؟ کل چلے جانا۔

نہیں ابھی جانا ضروری ہے معاملہ قومی سلامتی کے متعلق ہے۔

ویسے سوپ میں نمک کم ڈالا ہے لگتا ہے میری بیوی سے کام سیکھا ہے اس نکمے نے۔

تیز بارش ہو رہی تھی اور اس طوفانی موسم میں عمران کی گاڑی تیزی سے سیکریٹ کی جانب اڑی چلی جا رہی تھی۔"

گیٹ پر موجود چوکیدار سیلوٹ مار کے دروازہ کھولتا ہے۔

عمران اپنی گاڑی سیکرٹریت کی کار پارکنگ میں کھڑی کرتا ہے اور وہ وزارت خارجہ کی عمارت کیطرف دوڑ کے بڑھتا ہے۔

جیسے اسے بہت جلدی ہو۔"

چند منٹوں بعد ہی وہ سر سلطان کے کمرے کے باہر تھا سٹاف چونکہ عمران کو اچھی طرح جانتے تھے

لہذا کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔

چپڑاسی نے بذات خود ہی دروازہ کھولا اور عمران آفس کے اندر چلے گئے۔

سر سلطان آفس میں گرم گرم قہوہ نوش فرما رہے تھے۔

آو عمران بیٹا تم بھی قہوہ پیو۔

نہیں سر شکریہ بلکہ مجھے آپ سے اہم بات کرنی ہے ابھی۔

سر سلطان نے ایک گہرا سانس لیا اور قہوے کا کپ رکھ دیا۔ ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔

عمران سر سلطان کو چن لی کی گفتگو وہ ساری روداد تفصیل سے بتا دیتا ہے۔

سر سلطان کے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھائے دیتے ہیں۔

یہ معاملہ تو بہت خطرناک ہے۔

سر سلطان فورا ایکسچنج کا نمبر ملاتے ہے۔

ہیلو سیکرٹری وزارت خارجہ سلطان بات کر رہا ہوں ہو یہ ایک ادارہ ہے اسکے مین آفس کا نمبر چاہیئے ابھی فورا۔

دوسری جانب سے نسوانی آواز سنائی دیتی ہے۔

سر ہم معذرت خواہ ہے پورے ایکسچنج میں حساس ادارے کا کوئی ٹیلی فون نمبر موجود نہیں۔

سر سلطان ریسور رکھ دیتے ہیں۔

سر آپ پریشان مت ہو میرا دوست مراد اس حساس ادارے میں ہے میں اسکو فون ملاتا ہوں۔

ہیلو مراد۔۔۔اٹ از می علی عمران کیسے ہو تم؟

میں ٹھیک ہو دوست تم سناو؟

میں اس وقت ماسکو میں ہوں۔کوئی خدمت؟

سر سلطان سے بات کریں۔

اسلام علیکم مراد بیٹے میں وزارت خارجہ دفتر سے بات کر رہا ہوں۔

بات دراصل خطرناک حد تک سیریس ہے۔

ایک جاسوس ہمارے حساس ادارے کی ویب سائٹ پر سائبر حملے کر رہا ہے۔

فورا اس بارے میں آپ لوگ تدابیر اختیار کریں۔

جی سر! میں ابھی اس ویب سائٹ سے اہم ڈیٹا ڈیلیٹ کرتا ہوں اور آیا گھنٹے تک اسے بلاک کر دوں گا۔ ہمارے لئے قومی سلامتی انتہائی اہم ہے۔

میرے دوست انسپکٹر شاہد اور انسپکٹر ندیم ٹیکنالوجی کے دنیا کے شہنشاہ ہے۔
میں انکو یہ کام ابھی دیتا ہوں اور عمران کو مطلع کرتا ہوں۔
آپ نے فکر رہیں۔مراد فون کال کاٹ دیتا ہے۔
چلو شکر ہے عمران بیٹے اب مجھے تسلی ہوئی ورنہ ہم تو برباد ہو جاتے۔
اچھا سر اب میں چلتا ہوں اور باقی کام میرے ذمے۔
ٹھیک ہے خیریت سے جاو مجھے بعد میں انفارمیشن دے دینا۔
میں صدر محترم سے ذرا بات کرلوں۔
عمران سلام کر کے آگے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔"
کالی رنگت، گھنگھریالے بالوں والا چھوٹے قد کا آدمی کمرے میں کمپیوٹر پر مصروف تھا اور ساتھ ساتھ شراب کی گلاس پے گلاس چڑھا رہا تھا۔
اچانک وہ فون اٹھاتا ہے۔
یس۔۔۔۔روی ورما بول رہا ہوں۔آج رات تک کام ہو جائے گا۔اور پاکشیا کے سیکرٹ ڈیٹا ہمیں مل جائے گا۔
کالی داس بات کر رہا ہوں دوسری جانب سے کرہت زدہ آواز سنائی دی۔
جلدی کرو روی ورما ہمارے پاس وقت نہیں۔
اور کوشش کرو تم پکڑے نہ جاو پاکشیا میں۔
پاکشیا کے سیکرٹ سروس کی اگر تم پر نظر پڑ گئی پھر تمھارا انتم سنسکار ہی کر کے دم لینگے۔
وہ بڑے خبیث اور چالاک لوگ ہیں ان سے بچ کے رہنا ہر صورت۔سمجھ گئے۔
اوہ اچھا! یس باس بیفکر رہیں۔
روی ورما ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیتا ہے۔"

....

مُراد نے علی عمران کو کال ملائی، اور جیسے ہی علی عمران نے فون اٹھایا، مُراد کی آواز سنائی دی۔
"عمران، سنو، ایک ضروری کام ہے۔تمہارے لیے ایک اہم معلومات ہے۔"مُراد کی آواز میں تیزی اور سنجیدگی تھی۔
عمران نے فوراً جواب دیا، "کیا بات ہے؟"
مُراد نے جواب دیتے ہوئے کہا، "ہمیں ایک جاسوس کا پتا چلا ہے، جو عمارت کی چھت پر چھپ کر بیٹھا ہے اور اس وقت کسی کمپیوٹر پر ہیکنگ کا عمل کر رہا ہے۔
وہ کسی حساس معلومات کو چوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔میں نے اس کی لوکیشن
ٹریس کر لی ہے، اور اس کا پتہ چل چکا ہے کہ وہ عمارت کے چھت کے ایک کمرے میں چھپا ہوا ہے۔"
علی عمران نے فوراً کہا، "ٹھیک ہے، میں فوراً وہاں پہنچتا ہوں۔تم نے اس کی پوزیشن پکی کر لی ہے؟"
مُراد نے جواب دیتے ہوئے کہا، "ہاں، میں نے اس کا پورا راستہ اور عمارت کا نقشہ بھی چیک کیا ہے۔
اس کی لوکیشن تمہارے لیپ ٹاپ پر بھیج رہا ہوں، وہاں سے تمہیں ہر چیز واضح طور پر نظر آجائے گی۔"
مُراد نے تیزی میں جلدی جلدی اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور عمران کو عمارت کی درست لوکیشن کا ڈیٹا لیپ ٹاپ پر بھیج دیا گیا تھا۔
پھر وہ دوبارہ عمران سے بولا، "یہ جاسوس انتہائی خطرناک ہے۔وہ کسی بڑے گروہ کا حصہ ہو سکتا ہے، اس لیے احتیاط سے کارروائی کرنا۔"

عمران نے جواب دیا، " فکر نہ کرو، میں بہت احتیاط سے اس کی گرفتاری کروں گا۔ بس تم نے جو لوکیشن بھیجی ہے، وہ میرے پاس آ چکی ہے۔"
"ہوشیار رہنا علی عمران۔ وہ ایک انتہائی ہنرمند ہیکر ہے اور تمہیں توقع سے زیادہ مشکلات آ سکتی ہیں۔" مُراد نے آخر میں کہا۔
عمران نے موبائل کا نیا پیغام دیکھا اور اس میں بھیجی گئی لوکیشن کو اپنے لیپ ٹاپ پر چیک کیا۔
اس کے ذہن میں ایک واضح نقشہ بن گیا کہ جاسوس کہاں چھپ کر بیٹھا تھا۔ اس نے فوراً اپنی ٹیم کو اطلاع دی اور عمارت کی طرف روانہ ہو گیا۔
علی عمران عمارت کے قریب پہنچا، جہاں اس کا اندازہ تھا کہ جاسوس چھت پر ہے۔
اس نے اپنی گاڑی ایک سائیڈ پر روکی اور چپکے سے عمارت کے داخلی دروازے کی طرف بڑھا۔ عمارت کے اندر داخل ہوتے ہی وہ فوراً سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ہ
اُس نے اپنے ہاتھ میں موجود تھرمل ویژننگ گلاسز کو چیک کیا تا کہ وہ جاسوس کی موجودگی کا پتا لگا سکے۔
چھت تک پہنچنے میں اسے چند منٹ لگے۔ وہ احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا تا کہ کوئی بھی شور نہ ہو۔
جب وہ چھت پر پہنچا، تو اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے
ایک کمپیوٹر کھلا ہوا ہے۔ وہ شخص مکمل طور پر اپنی ہیکنگ کی سرگرمی میں مصروف تھا اور اُس نے اپنے اردگرد کی حالت کو نہیں دیکھا تھا۔
عمران نے ایک گہری سانس لی، پھر اپنے آپ کو پرسکون رکھا اور قدم بڑھاتے ہوئے جاسوس کی طرف بڑھا۔
اچانک اُس نے ایک آواز سنی، جیسے کسی نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہو۔
جاسوس نے سر اٹھایا، اور عمران کے چہرے پر حیرت کی جھلک دیکھتے ہوئے فوراً کمپیوٹر کی سکرین بند کر دی۔
عمران نے فوراً اُس پر بندوق تانی اور کہا، " تمھیں گرفتار کیا جاتا ہے۔ فوراً ہینڈز اپ کرو"!
جاسوس نے عمران کو بے بسی سے دیکھا اور بولا، " تم نہیں جانتے، میں کس کے لیے کام کرتا ہوں۔"
میں نے کہا ہاتھ اٹھاؤ خود کو میرے حوالے کر دو ورنہ جب میں نشانہ لیتا ہوں تو سامنے والے کو موقع نہیں دیتا۔
اور فضول میں مزاحمت مت کرو کیونکہ عمارت پولیس کے گھیرے میں ہے۔
لہذا بچنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ سمجھے۔
عمران نے جواب دیا، " جو بھی ہو، تمھیں اپنی سزا بھگتنا ہو گی۔"
عمران نے فوراً جاسوس کو قابو کیا اور اس کے ہاتھ باندھ کر اسے عمارت سے باہر لے آیا۔ پولیس کی ٹیم فوراً موقع پر پہنچی، اور جاسوس کو قانونی طور پر گرفتار کر لیا گیا۔
عمران نے جب جاسوس کو پولیس کے حوالے کیا، تو وہ جانتا تھا کہ یہ صرف ایک قدم تھا۔
جاسوس کی گرفتاری کے باوجود یہ معلوم کرنا ابھی باقی تھا کہ وہ کس کے لیے کام کر رہا تھا اور اس کی اصل سازش کیا تھی۔
لیکن آج وہ کامیاب تھا، اور اس نے اپنا فرض بخوبی نبھایا تھا۔
اس کے دماغ میں ایک سوال تھا: " کیا یہ صرف ایک فرد کا کام تھا، یا اس کے پیچھے کوئی بڑی سازش چھپی ہوئی تھی؟"
عمران نے جب تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ جاسوس کا تعلق پڑوسی ملک کافرستان سے تھا
اور اس کا نام روی گپتا تھا اور پورا ایک جاسوسی نیٹ ورک کا جال اس نے نیٹ پے بچایا ہوا تھا ڈارک روواکینام سے۔
اچھا تو اب میں سمجھا عمران یہ ساری کامیابی تمھیں اس گدھوں سے ملی۔
کونسے گدھے۔؟
عمران نے بات ان سنی کر دی اور پولیس اہلکاروں کے سامنے احمقوں کیطرح گزرنے لگا۔
سو پر فیاض تم گھر پے آنا پھر تمھاری دعوت کروں گا۔
ختم شد